جلد ۱۰ | بمبئی؟ دوشنبہ ۱۱ جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۰

مقدمۃ الجیش

دورۂ ممالک خداداد

کابل کی قسمت کا ستارہ آجکل اوج کمال پر ہے کہ اعلیٰ
حضرت امیر حبیب اللہ خان سا بیدار مغز اور جفاکش حاکم کے
قبضے میں اسکی زمام حکومت ہے۔ امیر صاحب بتدریج اپنی
سلطنت کی ترقی اور بہبودی کے خیال میں مصروف رہتے ہیں
اور [illegible] انتظام تو [illegible] ہی پیشہ کر لیا گیا ہے اور [illegible]
[illegible] ہوگی تو اب یہ ارادہ کر لیا ہے کہ بذات خود
تمام اضلاع کابل کا دورہ فرما کر وہاں کی ضروریات اور
نقصانات کا علم حاصل کریں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خلیفۃ المسلمین کی دینداری

اس زمانہ میں بادشاہ کو ملکی جھگڑوں سے بہت کم فرصت
ملتی ہے کہ مذہبی معاملات کی طرف توجہ کریں۔ اعلیٰ حضرت
ظل اللہ حضور خلیفۃ المسلمین کو خاص پر آشوب زمانہ
میں ملکی امور کے انتظام سے دم لینے کی فرصت نہیں
تاہم آپکو اسلامی احکام کی پابندی کا خیال ہے جیسا کہ
اخبار ترجمان حقیقت سے نقل [illegible] ہوا ہے
شراب نوشی قمار بازی اور عورتوں کی بے پردگی کے
خلاف سخت قوانین نافذ فرماتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ
تین چیزیں خباثت کی جڑ ہیں۔ بے پردگی کے انسداد کی خبر
[illegible] ہوگی۔ خدا ان
کمبختوں کو غارت کرے۔ ہندوستان میں [illegible]
[illegible]
دشمنوں کی طرح [illegible]

اس دوستی کا کوئی اعتبار نہیں

فرانس اور انگلینڈ میں زمانہ دراز سے باہمی دشمنی کا
مادہ حلول کر گیا ہے اور ہمیشہ ایک دوسرے کا خاتمہ کرنیکی
فکر میں لگے رہتے ہیں۔ چنانچہ فرانس کئی دفعہ انگلینڈ کو
برباد کرنے کی کوشش کر چکا ہے۔ اور [illegible]
[illegible] مگر نہیں معلوم کیا وجہ ہے آجکل دونو
طرف سے بڑی دوستی کا دم بھرا جاتا ہے۔ چنانچہ [illegible]
[illegible] افسروں کی [illegible] میں
[illegible] جنگی [illegible] میں
فرانسیسیوں کو دیکھکر [illegible]
دیکھکر خوشی کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ [illegible]
ہوتا ہے کہ انگلینڈ و فرانس کا اتحاد [illegible]
[illegible]
[illegible]

مسلمانوں کی استقبالی مجلس اور مسلم ہیرلڈ

۷ اگست کا مسلم ہیرلڈ لکھتا ہے کہ ایجوکیشنل کانفرنس میں جیسے جسٹس بدرالدین طیب جی نے کانگریس کا مسئلہ چھیڑا۔ تب ہی سے مسلمانوں میں دو فرقے ہو گئے ایک موافق اور دوسرا مخالف کانگریس۔ مگر تمام مسلمان کانگریس کے مخالف ہیں۔ اور وہ چند مسلمان جو کانگریس موافق ہیں مسلمانوں کے وکیل نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کی استقبالی کمیٹی کی صدارت کے لئے لکھتا ہے کہ چونکہ اس مجلس میں مسلمانوں کو پورے اتفاق سے کام کرنا چاہئے اور اپنے نفاق کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک اعلیٰ درجہ کا [illegible] عہدہ مقرر ہو تا کہ موافق و مخالف کانگریس ملکر کام کریں۔ مسلم ہیرلڈ امید کرتا ہے کہ اس جلسہ میں جو ہفتہ در آئندہ ہونیوالا ہے مسلمان کثرت رائے سے اپنا پریسیڈنٹ انتخاب کرینگے۔

واللہ ہم تو حیران ہیں کہ مسلم کی عجیب منطق ہے جو سمجھ میں نہیں آتی۔ خدا جانے وہ کیوں مسلمانوں کو رسوا اور ذلیل کرنے کے درپے ہے۔ ایک کبڑے سے لوگوں نے پوچھا کہ تو چاہتا ہے کہ تیری پیٹھ درست ہو جائے۔ اوسنے کہا نہیں میں چاہتا ہوں کہ سب کی پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے اسلئے کہ جس نظر سے سب مجھکو دیکھتے ہیں میں بھی اونکو دیکھوں۔ کس قدر غلط بات ہے کہ جسٹس بدرالدین کی [illegible] میں کانگریس کا مسئلہ چھیڑنے سے مسلمانوں کے دو فرقے ہو گئے ورنہ مسلمان ایسے بیخبر ہیں کہ آجتک کانگریس کا مطلب بھی معلوم نہیں تھا۔ بیچارہ مسلم کو یہ خبر ہی نہیں۔

جلسہ کانگریس کا بمبئی میں

ہو چکا ہے اور مسلمانوں نے جب بھی اسکے متعلق بہت کچھ کہا تھا۔ بیان کا سلسلہ دیکھو کہ [illegible] ہے کہ مسلمانوں میں ایک فرقہ موافق اور دوسرا مخالف کانگریس ہے۔ پھر لکھا ہے کہ تمام مسلمان کانگریس کے مخالف ہیں۔ پھر یہ لکھتا ہے جو چند موافق کانگریس ہیں وہ مسلمانوں کے وکیل نہیں ہو سکتے۔ کوئی پوچھے کہ آپ جو اتنا کچھ پڑھتے ہیں۔ آپ بھی مسلمانوں کی وکالت کس طرح سے دے رہے ہیں۔ [illegible] تو مسلم کی ان معقول دلیلوں کا جواب ہو گیا۔ اور [illegible] تک سمجھتے ہیں کہ مسلم نے کیا معقول بات سنائی اور [illegible] مسلمانوں کے دو فرقے اتفاق سے کام نہیں کر سکتے [illegible] ایک اعلیٰ [illegible] ہو۔ [illegible] اشارہ [illegible] مسلمانوں کی عزت اور لیاقت کی تعریفیں ہو رہی ہیں ہمنے سنا ہے کہ بمبئی کے تمام معزز مسلمانوں کے دستخط [illegible] ہیں اور نہیں نامور جسٹس بدرالدین۔ [illegible] ابراہیم [illegible] نواب [illegible] خان وغیرہ وغیرہ ہیں اور ان کی تعریف یہ ہو رہی ہے کہ بغیر [illegible] ہونے کے یہ لوگ اتفاق سے کام نہیں کرینگے۔ واہ مسلم ہیرلڈ کیوں نہ اس سے بڑھکر مسلمانوں کی وکالت اور کیا ہو سکیگی حقیقت میں مسلمانوں میں ایسا آدمی مشکل سے ملیگا جو سب کو خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ [illegible] کانفرنس [illegible] تو [illegible] ہے [illegible] دونوں [illegible] کوشش [illegible] اگر [illegible] پیاری آدمی [illegible]

[illegible] روس و جاپان کی [illegible]

لیجئے وہ وقت بھی آ گیا کہ دونوں طرف کے [illegible] ہیں [illegible] جمع [illegible] اور [illegible] شروع ہو گئی [illegible] دیکھنا یہ ہے کہ نتیجہ کیا [illegible] معاملہ [illegible] [illegible] میں جاپان [illegible] ہوں اور [illegible] جاپان [illegible] زمین جنگ روس نے بہت [illegible] تم [illegible] ہم ہرگز صلح نہ کرینگے۔ چاہے اوسے [illegible] جنگ [illegible]۔ اگر یہ لفظ ناگوار معلوم ہوتا ہو تو [illegible] جنگ سے تعبیر کیجئے [illegible] روس [illegible] پر [illegible] ہوا ہے کہ [illegible] جاپان نے اسی [illegible] قرض لئے ہیں ورنہ [illegible] کیا [illegible] اگر روس سے کچھ رقم وصول نہ ہوئی تو یہ قرض کیسے ادا ہو گا۔ [illegible] ہے [illegible] تو نہیں ہیں۔ روسی وکیل جنرل [illegible] کا بھی یہ قول ہے کہ تاوان جنگ کے مسئلہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں [illegible] کی طرف سے اسکے متعلق گفتگو کرنے کی اجازت ہی نہیں۔ [illegible] جاپان اپنی [illegible] صلح ہرگز نہیں ہو سکتی۔

[illegible] معلوم [illegible] میں کام [illegible] ہے۔ [illegible] ابھی [illegible] نہیں ہو سکتے [illegible] حال [illegible] ہے۔ [illegible] جنرل [illegible] اس فکر میں ہے کہ [illegible]۔

جاپان اور اسلام

جاپان کے نمبر ۱۲۱ [illegible] ٹوکیو [illegible] جاپانی [illegible] زبان میں شایع ہوتا ہے [illegible] اس مضمون کا ترجمہ اردو میں شایع ہوا تھا۔ یہ ترجمہ ہے۔ [illegible] نام "[illegible] الحمید" جاپانی زبان میں شایع ہوئی ہے جسکے مصنف [illegible] مسلمان [illegible] چین سے ہیں۔ دیباچہ میں [illegible] قدرت [illegible] کی تعریف اور عجائبات قدرت کے بیان کرنے کے بعد [illegible] حضرت محمد کا حال بیان کیا ہے۔

مصنف نے یہ ظاہر کیا ہے کہ جاپانی [illegible] نے [illegible] تمام کمالات [illegible] حاصل کر لی ہیں [illegible] اسلام کے سوا اور کوئی دین اختیار نہیں کر سکتے۔ اسلام ان کی مذہبی [illegible] کو بھی پورا کریگا۔ جاپانیوں میں اسلام کی تمام صفات موجود ہیں صرف کلمۂ طیبہ پڑھنے کی کسر باقی ہے کلمہ پڑھکر وہ پورے مسلمان بن سکتے ہیں۔

اس رسالہ کا ایڈیٹر لکھتا ہے [illegible] مصنف کی صداقت کی تصدیق کرتے ہیں کیونکہ خود چینی اور جاپانی مسلمانوں سے تعارف ہے وہ بڑی پاک باطن، زندہ دل، اور پاکیزہ خیال بزرگ ہیں۔ اور اسمیں ذرا بھی شبہ نہیں کہ یہ صفات مسلمان چینیوں کے سوا اور سب چینیوں میں نہیں پائی جاتیں [illegible] قوم کے دو فرقوں میں [illegible] فرق صرف دین اسلام کے سبب پیدا ہوا ہے [illegible] جو مختلف [illegible] کی گئی ہے کہ دین اسلام [illegible] کی تفتیش کرنے [illegible] اسلامی فلسفہ

جاپانی مستشرق تعلیم

کہ [illegible] کی گئی ہے اور جاپانی [illegible] چین کے مسلمانوں [illegible] مسلمانوں کے دخل سے ہمارے ملک [illegible] میں اسلام پھیل جائے۔ ہمارا [illegible] ہے کہ [illegible] جو جاپانی [illegible] لیں۔

لوگوں کا تو تمام خیال ہے کہ جاپانی مسلمان ہو جائیں گے [illegible] کہتے ہیں کہ مذہب دین کی ساری باتیں جاپانیوں میں موجود ہیں صرف کلمۂ توحید پڑھنے کی کسر ہے۔

ہر جاپانی دانشمند دین اسلام اختیار کریگا [illegible] یقین ہے کہ ان کا مذہب [illegible] اسلام ہوگا۔ جاپانیوں کا اسلام کی طرف متوجہ ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے جب کوئی نئی قوم دنیا میں قدم رکھتی ہے تو اسکا ہر قدم ترقی کا قدم ہوتا ہے اور وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔

جب روسی قوم نے یورپ پر قبضہ کیا تو اپنی رعایا سے انہوں نے عیسوی دین کی تعلیم پائی۔ اور شہنشاہ خود مع اپنے دربار کے عیسائی ہو گیا۔ اور اسوقت اسلام کا وجود تھا [illegible] ہلاکو خان کا خاندان جسنے بغداد میں مسلمانوں کی سلطنت کو برباد کیا تھا آخر میں خود بخود مسلمان ہو گیا تھا اس زمانہ میں اگر جاپان بھی روسیوں کو برباد کر کے ہلاکو خان کی طرح مسلمان ہو جائے تو کیا عجیب ہے؟ مہذب قوم کا یہ پہلا فرض ہے کہ وہ اپنے خیالات [illegible] کر لے۔ ایسی حالت میں اسلامی علما کا اشاعت [illegible] جاپان جانا نہایت مناسب ہے مگر انکو [illegible] بازی [illegible] فرصت کہاں ہے۔ جاپان جیسے مہذب اور تعلیم یافتہ ملک میں مہذب علما کا جانا ضروری ہے اور آجکل علم [illegible]

بدین عقل و دانش بباید گریست

عیسائی پادریوں کی ناکامی نے اب انکی عقل میں فتور پیدا کر دیا ہے۔ بیچارے بہت کچھ ہاتھ پیر مارتے ہیں مگر اسلام کے مقابلہ میں ہمیشہ منہ کی کھاتے ہیں۔ ایشیا میں تو وہ بڑی امیدیں لے کر آئے تھے [illegible] سمجھتے تھے کہ یہاں کے دیسیوں کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے اور [illegible] لالچ میں ضرور انہیں اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہونگے۔ [illegible] پادریوں نے [illegible] پر انہوں نے اشاعت عیسویت کا بیڑا اٹھایا تھا اور اب انکی ناکامی پر [illegible] سر پر [illegible] ہیں تو یہ اسقدر بوکھلا گئے ہیں کہ اگر کچھ روز یہی حالت رہی تو انکے دماغ علاج سے بھی خارج ہو جائیں گے۔ [illegible] پادری [illegible] کے دماغ میں اب یہ خبط سمایا ہے کہ جاپانی یورپ میں علم و ہنر کے غلام ہو گئے تو عیسائی مذہب بھی ان کے دل پر بہت آسانی سے اثر کریگا۔ اسلئے [illegible] منہ اونچا کر دین کا رخ کرنا چاہیے جاپان تک تو خیر چنداں مضائقہ نہ تھا مگر [illegible] خیال میں ہے ذرا آپکی منطق پر غور کیجئے پھر چاہے انکی عقلمندی پر ہنسئے یا رو دیجئے آپ فرماتے ہیں کہ جاپان کا عیسائی بنا لینا تو کوئی بات ہی نہیں ہے خیر یہ مسئلہ تو حل ہو گیا اور جب جاپان کو عیسائی بنا لیا تو پھر سمجھ لیجئے کہ سارا ایشیا ہمارا کلمہ پڑھنے لگیگا [illegible] سبحان اللہ دلیلوں کا سلسلہ کسقدر معقول ہے ان باکمالوں سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر بالفرض آپکی خام خیالی کے مطابق سارا جاپان عیسائی ہو بھی گیا تو ایشیا میں اسکا وجود ہی کیا ہے جو سارا ایشیا پر اسکا اثر ہو جائے۔

آنریبل مسٹر میور میکنزی

اسکا باضابطہ اعلان ہوگیا کہ آنریبل مسٹر میور میکنزی گورنر بمبئی کی کونسل کے ممبر مقرر ہوگئے - یہ صاحب اس سے پیشتر سندھ کے کمشنر تھے - جہان انکی کمشنری خاصکر مسلمانون کے لیے بڑی بھاگوان ثابت ہوئی - سندھ مین مسلمانون کی تعداد ہندوؤن سے ہرچند زیادہ ہے - ان صاحب نے دو چار پڑھے لکھے مسلمانون کو اس خیال سے کہ مسلمانون کی تعداد بہت زیادہ ہے کچھ عہدے دیئے - بس پھر کیا تھا - اٹھتے اور بیٹھتے ہندوؤن نے سندھ کی زمین سر پر اوٹھالی - اور ایسا چیخنا چلانا شروع کیا کہ عجب نہین جو کانگڑا والی کا زلزلہ انہین کی بم چخ کا نتیجہ ہو - گورنمنٹ مین عرضیان بھیجین - اخبارون مین حد سے زیادہ لے دے کی کہ کمشنر صاحب نے غضب کا ظلم کیا - [illegible] ہندوؤن کو کہین کا نہ رکھا - رام رام دہائی ہے سرکار کی دہائی ہے گورنر صاحب کی - مگر وہ جو کہتے ہین کہ غوغائے سگان کم نکند رزق گدا را - کمشنر صاحب نے ایک بھی نہ سنی - اپنا کام کیے ہی گئے اور دو چار مسلمانون کو ایک عام سے اسامیان دیے ہی دین - اس سے اتنا تو پتہ لگتا ہے کہ کمشنر صاحب نہین بلکہ کونسلر صاحب انصاف پسند مستقل مزاج آدمی ہین - اور مسلمانون کو بالکل نالایق نہین سمجھتے - بلکہ یہ جانتے ہین کہ ان کی سرپرستی کیجائے تو بڑے کام کی چیز ہین - اور ساتھ ہی ساتھ اسکا بھی پتہ لگتا ہے کہ حضرات ہنود ایکطرف تو

ہتھیلی مین سرسون جما کر دکھاتے ہین

اور دوسری طرف سر ہلا کے منہ چاٹنے کی فکر مین ہین - ایک طرف تو کانگریس کے سبز باغ دکھا کر مسلمانون کو کانگریس مین شریک ہونے کی ترغیب دیجاتی ہے - اور دوسری طرف جب موقعہ ہمدردی کرنے یا مدد کرنے کا آتا ہے تو صاف آنکھ چرا لیتے ہین - اگر گورنمنٹ نے اگر کوئی جگہ مسلمانون کو دی - یا بلا رعایت اونکی کچھ مدد کی تو اتنا شور مچاتے اور واویلا کرتے ہین کہ گویا اونپر آسمان ستم ٹوٹ پڑا - اس سے ہر شخص یہ نتیجہ آسانی سے نکال سکتا ہے کہ کانگریس والون کی تمام باتین بس فقرے ہی فقرے ہین - اور کچھ نہین - وہ سین بجز غرض پرستی کے اور کچھ بھی نہین ہے - ہنود یہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کو کسی قسم کا نفع نہ پہنچے - اور یہ ہمیشہ اسی پستی مین پڑے رہین - انکے کیا معنی کہ آپ گورنمنٹ سے عہدے مانگتے پھرے - ذلیل مین ہمیشہ اپنی کثرت کے گھمنڈ پر زور لگائین - اور سندھ مین جہان مسلمانون کی تعداد ہندوؤن سے کئی گنے زیادہ ہے جب مسلمانون کو عہدہ ہائے سرکاری مین کچھ حصہ ملا اور وہ بھی حصہ بقدر جثہ نہین تو لگے چیخنے اور دھوتیان ہلانے - ابھی یہ حال ہے تو اگر مسلمانون نے انکی دعوی مین آکر حماقت کی اور کانگریس مین جا بیٹھے - تو مسلمانون کو بجز کف افسوس ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا - اور پھر اونہین گورنمنٹ سے بھی رعایت کی کچھ امید نہ ہوگی - چلو دونو گھر سے رہینگے نکمے کے - خیر تو آنریبل مسٹر میور میکنزی کی سندھ کی کارروائی

امید بندھتی ہے

کہ اب تو خدا نے اونہین مرتبہ اعلی پر پہنچایا - اور عجب نہین جو یہ ترقی اونکی اوسی انصاف پرستی کا نتیجہ ہو تو اب اونہین مسلمانون کی حالت پر توجہ کرنے کا بہت زیادہ موقعہ ہے - مسلمان ہرگز یہ نہین چاہتے کہ کسی قوم یا فرد کا حق اوکرا اونکو دیا جائے یا خواہ مخواہ بھی زبردستی انکی رعایت کیجائے یا جنکو لیاقت ہی نہ ہو اونہین کو میر تفصیل بنایا جائے بلکہ مسلمانون مین اب بھی خدا کے فضل سے بہت سے لایق لیاقت کا لقب جنکی ہین اور نوکری کی آرزو دماغ مین لیے لیے جوتیان چٹخاتے پھرتے ہین اگر انکی قدردانی کیجائے بہت سے اعلی لیاقت کے مسلمان صرف گورنمنٹ کی مردم شناسی اور قدردانی کے مشتاق ہین اون کے اعزاز مدارج بڑھائے جائین - ان صاحب بہادر کے علاوہ بمبئی کی کونسل کے دوسرے ممبر آنریبل مسٹر فلٹن ہین جنکی انصاف پسندی کی بہت سی روایتین ہم سنتے ہین اور صرف زبانی جمع خرچ نہین بلکہ عملی ثبوت اونہون نے اپنی مسلمان نوازی کے دیئے ہین جنکا تذکرہ ہمارے پرچے مین ہو چکا ہے - جو دونون پبلک کی دو آنکھین ہین یہی دو کونسل کے ممبر ہین جو گورنر صاحب کی نیابت کے اعلیٰ درجہ پر ہین - ہمکو امید ہے کہ گورنمنٹ بمبئی اپنی ان دونون آنکھون سے مسلمانون کی پستی اور پسماندگی کو اچھی طرح دیکھے گی اور ہمارا یہ کہ خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کر کے علاج کا فکر کریگی - اور مسلمانون کو بھی چاہیے کہ وہ صرف گورنمنٹ کے بھروسے پر بیٹھے ہوئے نہ رہین بلکہ خود آپ بھی کوشش کرین اور اپنی لیاقت کے ثبوت

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے

عیسائی مشنری بہت کچھ زور لگا رہے ہیں کہ ہم جس طرح بن سکے لوگوں کو اپنے حلقہ میں شامل کریں اور یہ غرض حاصل کرنے کے لیے انہوں نے برے بھلے سبھی طریقے اختیار کئے ہیں یہانتک کہ مسیحی خدمت میں قبیح سے قبیح فعل کو بھی وہ ناجائز خیال نہیں کرتے۔ وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ یسوع مسیح سولی پر چڑھکر اپنی ساری امت کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے اب ہمیں اپنے گناہوں کے پاداش کا کوئی خدشہ تو ہے نہیں۔ پھر اگر دینی خدمت میں ہم سے کوئی ناجائز فعل سرزد ہو۔ تو ہم کیونکر ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ دین کی اشاعت میں وہ جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں اور کچھ ہم بھی داد دیتے ہیں مگر پھر جب نتیجہ پر غور کرتے ہیں تو سوائے بھنگی چمار اور رذیلوں کے انکے دام میں کوئی نہیں آتا اور اسلام کو دیکھئے کہ اشاعت کی کوشش عیسائیوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں مگر آئے دن ترقی ہی ترقی پر ہے۔ عیسائی پادری تو ایسی جگہوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں جہاں بالکل جاہل اور وحشی قوم بستی ہو اور وہیں انکی کوششیں ایک حد تک نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں مگر ہمارا پاک اور سچا دین مذہب اور اسکی تعلیم کے دلپذیر بہت ہی آسانی سے اثر کرتا ہے مہذبوں کی طرف سے ہدایت فرما ہے۔ اس دین کی سچائی اپنا اثر دکھلانے میں ہمیشہ کامیاب ہی ہے عیسائی پادری اس ترقی کو بہت ہی حیرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور باوجود ہمیشہ اسلام کے مقابلہ میں پہنچنے پر گروہوں کی ناکامی کو روتے ہیں۔ مگر ہمیں ہر گز فخر ہیں جیسے ہمارے مقدس

ہوش خطا ہو گئے

ہیں اور ہمیں سخت تعجب ہے کہ انگلینڈ کے عیسائیوں کو اس دین نے کون کرشمے دکھائے ہیں جو یہ اسکے ہو جاتے ہیں۔ اسلام پر وہ پہلے یہ الزام لگاتے تھے کہ تلوار کے زور سے اسکی اشاعت ہوئی ورنہ سچے دل سے مسلمان ہونے والے بہت ہی کم ہوں گے لیکن انگلینڈ کی اشاعت اسلام کے متعلق وہ کس منہ سے یہ الزام لگا سکتے ہیں جہاں ایسے کچھ سال پہلے غیر عیسائیوں کو رہنا مشکل تھا۔ اب وہاں یہ حال ہے کہ اسلام بڑی جرأت کے ساتھ اپنا گھر بنا رہا ہے۔ بڑے بڑے لارڈ اس مقدس دین پر فریفتہ ہو رہے ہیں اور اپنے تمام دنیوی اعزاز پر خاک ڈالکر اسلام کے پاک حلقہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ انگلینڈ میں یوں تو کئی مسجدیں ہیں مگر موجودہ ترقی کیلئے یہ مسجدیں کافی نہیں سمجھی جاتیں۔ ایک انگریزی اخبار کا قول ہے کہ جو انگریز ایشیا کی سیر کو جاتے ہیں وہ وہاں سے اپنے دل میں نور اسلام کا ذرا سا حصہ ضرور لے آتے ہیں۔ اسلئے اب یہ ضروری خیال کیا گیا کہ عین پایہ تخت انگلینڈ یعنے لندن میں ایک مسجد تعمیر ہونی چاہئے جو اس شان و عظمت کا شہر ہے اور اسی کے قابل مسجد بھی ہو گی۔ مسجد کے لئے جگہ انتخاب کی گئی۔ اور اب تعمیر کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ حضور امیر حبیب اللہ خان نے سب سے پہلے اس کار خیر میں حصہ لیا اور ایک معقول چندہ ارسال فرمایا۔ شاہ ایران نے اثنائے قیام لندن میں بنائی پتھر بھی رکھا۔ راستی اپنا رنگ اسطرح جماتی ہے اور دین اسلام کی سچائی کی دلیل یہی ہے۔

دیسیوں کی سیہ بختی

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ جنوبی افریقہ میں ہماری گورنمنٹ عالیہ کا علم و دخل ہونے کی باعث ہندوستانیوں کی خوب بنیگی کیونکہ ڈچوں کے عہد حکومت میں گو انہیں بہت کچھ تجارتی حقوق حاصل تھے لیکن غیر سلطنت کی رعایا ہونے کی وجہ سے انہیں اور ڈچوں میں بہت کچھ امتیاز رکھا گیا تھا جب برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ پر قابض ہو گئی تو وہاں کے دیسی تاجروں کو امید بندھ گئی کہ اب انہیں بہت سے حقوق مل جائیں گے کیونکہ ہم رعایا سے غیر نہیں ہے گر وہ رہی انکی بدقسمتی۔ غیر کی سلطنت میں انہیں جو اختیارات حاصل تھے اپنی سلطنت میں نہیں ہیں۔ گورے بہادروں نے وہاں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے ہندوستانیوں ہی پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا انکی تجارتی ترقی انکی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی اور کچھ سرکاری طور پر اور کچھ باہمی اتفاق سے انکی بیخکنی کی فکر میں لگ گئے یہاں تک کہ دیسیوں کی جڑ سے بھی انہیں چڑ ہے انکو کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہتے اور ان کے خلاف بہت سخت تجارتی قوانین نافذ کئے ہیں کیا یہ باتیں ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ کی شان کے خلاف نہیں ہیں کہ اسکی گوری اور کالی رعایا میں اسقدر امتیاز ہو کہ کالوں کو وہاں رہنا مشکل ہو جائے۔ ہمیں سخت تعجب ہے کہ جس گورنمنٹ کو انصاف پسندی کا دعویٰ ہے وہ ان باتوں کو کسطرح گوارا کرتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ اسطرف توجہ کر کے اپنے دامن سے بدنامی کا داغ مٹانے کی کوشش کریگی۔

معرکہ آرائی

معرفت کی ریل

بنوں سے پیچ میاں پنچ بہادر گرما رنگ کا
بذریعہ پارسل تسلیمات کا پیکٹ منسلکا کا لیجئے
سلام علیک کی جلی رہائی جسٹرڈ بسٹر میں ان
ہے حضور منتہ ہو لیجئے - ورنہ فوراً واپس کیجئے خدا
تو برا سلام کیا ہے - تربت اسٹیٹ ریلوے کی
کوڈس ٹرین ہادی آئی ریلوے کی میل اکسپریس
گڈز ٹرین تو [illegible] میدان جنگ میں اور اسی
آئی [illegible] میل تو فتنان ترقیات میں عرصہ
ہوا خیابان علیہ الرحمہ جیسے معروف فرما چکے خیر خیر
تو مدت کی بیچاری ساری کر دیا - بت [illegible] ریل اول درجہ
[illegible] ریل آپ کو معلوم ہوا کہ اسپیشل ٹرین ہے
[illegible] دستار کیا کہتا ہے اگر ہیں تو آپکے لئے شغف لعقابیا
در منظر المعایب - سمجھ گئے نا ہمارے اصرار کو -
تو لیس [illegible] اپنا بوریا بدھنا سنبھالئے - اسباب
جہالت دور کرنے سامان غفلت تو ایک طرف
پھینکئے - اور جیت بیک [illegible] وود کوشش [illegible]
سے ہماری معرفت کی ریل پہ آ دھمکو یعنی
[illegible] محمود اسیمدن [illegible] تو بہاؤ
سے میں ہوتا ہوں - چھوڑ دیجی

ہر کا مستقبات جو ہے سب تمہیں بتا دی ہے
شریعت پر ہو قائم کہ یہی اسپیشل تمھاری ہے
اگر قرب الٰہی چاہتے ہو تم بندو انجن
کر قدرت نے عجب تغات اسکو سنواری ہے
خدا کے عشق کی آتش سے رکھو دلکو روشن
دھواں ہو آہ کا [illegible] اسپیشل کی [illegible]
[illegible] جب سے دیکھو تو پھر ذکر خدا کرنا
یہ [illegible] ہوشیار [illegible] بیٹھا جاری ہے

وہ دروازہ میں کا دیکھو تو بپا دہ ہوئے ساماں ہیگا
خدا سے لو لگاتے ہیں اسپیشل اتاری ہے
یہ انجن کا اگر زرہ بے ٹکٹ ریل جاؤ گا تمکو
پہنچ جاؤ گے منزل کو سفر یہ گرچہ بھاری ہے
پکارو طاعت حق کو وسیلہ عشق حقیقی کا
لیس اول درجہ میں بیٹھو اگر عشق تمہاری ہے
جو پیسے لگا رکو دیکھو تو کچھ ہو رشتہ کامل
ادب کے ساتھ یہ معرفت کی ریل جاری ہے
جو تیری دربدر میں دیکھوں تو پھر سے چلتی ایک لگے
تماشا تیری ایسی ہے سر بسر بے اختیاری ہے
خدا کی معرفت پاؤ گے جب پہنچو گے اسٹیشن
پہونچے شریعت کو جلت ہی پہچان پاری ہے
اب آگے کیا کہنا حقیقت بھی بیان کردیا
[illegible] شرمساری ہے

راقم
"منشی" مسلمان - از بمبئی

اعانت خدا اسی کو کہتے ہیں

مائی ڈیر پنچ بہادر تسلیمات و آداب کا جگر
القصہ اینجانب تو ریسے ایسی تکلفات سے آزاد
ہے خوش ہو جاتے اور گھبرا سے اور ڈرائیے - ابی
بلکہ - یہ آپ کیا سمجھی الاپ رہے ہیں یا
پنچ - خوش ہو جاؤ - یہی یہ خوشی کیسی کہیں
مال کی گٹھڑی ہاتھ آئی ہے کہ جامہ میں نہیں
سماتے - ارماں مال و دولت کیا شے ہے - اسکو
آنے کی خوشی اور جانے کا غم کرنا فضول ہے
کیونکہ یہ تو نا سفیدی جان آج ہماری کل پلہ ہے
تو کل دوسری بغل میں - یہ خوشی ایسی کا
نہ صرف ہمیں آپ اور آپکے درباریوں اور
ہر ایک خواہان اسلام کو [illegible] ہمیں خان
زمان ہے کہ [illegible] اسپیشل ٹرین کر

فرمائیے بہت ہی چل چلا رہی ہے - کہئے کا نام کیا
خود آخر خوشی کیوں منائی جاتی ہے - اور کس
لئے ہے - کچھ اینجانب بھی تو معلوم کریں برائے خدا
پنچ اسقدر پاجامہ سے تو جامہ سے باہر ہو جائیں
اور جیت ساعت کی نالی [illegible] کی جانب
پھیر دیجئے - [illegible] یہ ساعت کی نال کونسی لغت
نکالی حضرت یہ ایجاد بے نرالی - اسکو جو جیز
مشہور ہندگا نعال - آپ جو ت خود ہمیں [illegible]
میں چو طرف نئی اختراعات اور نئی تحقیق کا شوط
رہا ہے کچھ بیکہ بعض کھنچا تو صداقت آمیز
واقعہ کو جھٹلانے لگ رہے ہیں - مجھے اندیشہ ہے
یہی ایک نئی اختراع بھینٹ چڑھانے کو لے
آئے ہیں - خیر اب آپ یہ اپنی [illegible] رہنے
دیجئے - فرمائیے آخر خوشی کیا ہے - کہیں
مسیح الدجال قادیانی پر اور اسکے سرا پا جبہ نے
وغیرہ پہ کے باعث قہر الٰہی نازل ہوا ہے
توبہ توبہ ارماں جلد منتشر کرو - آپنے بھی
کس منحوس خر دجال کا نام عالم خوشی میں لیا سکو
لئے اسلامی ترقی اور بہبودی سے کیا واسطہ
اپنی زندہ جاننا مد نظر ہے - بھول ہوئی معاف
کریں - وہ خبر بھی ایسی سنائیں کہ پھڑک اٹھو
تو کہنا آپکے درباریوں سے مخفی نہیں کہ کچھ
عرصہ سے پہلے اسلام نے اپنی روشنی انگلستان
میں پھیلا دی ہے اور جسکی ابتدا اول اول مسٹر
عبد اللہ کوئلیم سے ہوئی تھی گو پر جوش
اہل اسلام بھی اسکی اشاعت کے ذریعے سے جنکی
سعی مخفی نہ تھی میں شہرت ہے کہ دارالسلطنت
انگلستان شہر لندن میں ایک عظیم الشان اسلامی
یادگار (مسجد) قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے
عرصے فدائیان رسول اکرم صلعم مالی
سے کہ ایک عالیشان مسجد بناکر تعمیر کیا ہے

خدا الحمد اب کوششیں بیکار نہو گئیں اور مصداق
من جد وجد کے اسکے سامان بھی ہونے لگے ہیں
چنانچہ انکے سفر لندن میں حالی ایران شاہ
مظفر الدین قاچار اپنے ہاتھ سے اس اسلامی
عظیم الشان یادگار کا بنیادی پتھر نصب فرمائینگے
نیز خود مختار شاہ افغانستان ایک خاص
رقم تعمیر مسجد کے لیے عطا فرمائینگے علی
ہذا القیاس خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم
خلد اللہ ملکہ بھی ایسے وقت خاموش کیوں ہونے
لگے جنکی ذات بابرکات سے آئے دن مساجد
اور مدرسے تیار ہوتے رہتے ہیں - ضرور اپنی
توجہ مبذول فرما کر سخاوت کے دریا بہا دینگے -
بھلا پھر اس مسجد کے تزک و احتشام کے کیا کہنے
کہ جسکے سرپرست ایسے جلیل القدر بادشاہان
اسلام ہوں اور یہ پھر آپ جان لیں -
جیساکہ شہر لندن اپنی خوبی و آرائش میں بے مثل
ہے - لہذا یہ مسجد بھی کیا بلحاظ عمارت و دیگر
اوصاف بے نظیر ہوگی - صرف بنائے مسجد پر
اکتفا نہیں کی گئی بلکہ ان حضرات کو جو اس
صداقت کے بھرے ہوئے زمرۂ اسلام میں
شامل ہوں گے بقدر ضرورت امور مذہبی
کی تعلیم دیجائیگی - اور کیا عجب کہ مسجد ہذا کے
طفیل اسلام انگلینڈ میں جلد ترقی پذیر ہو
اور وہاں کے باشندے اسکے بندۂ بیدام
بنجائیں - علاوہ ازیں ایسی جگہہ پر جہاں
چاروں طرف ظلمت کفر کی گھٹا چھائی ہو
نور اسلام کا چمکنا اور ایسی عالیشان
اسلامی یادگار کا تعمیر ہونا اسکی صداقت
کی دلیل نہیں تو کیا ہے - یہی جماعت
کے سر گروہ شامل ہوا اور [illegible] دل کر دیجئیں
کہ حضرت ہمارے [illegible] دلوں میں گھر کرتی ہے
کیا دشمن کیا دوست سب اسکے ہوا خواہوں
میں سے ہوتے جاتے ہیں - اور یہ اعتراض بیجا
جاناریگا کہ اسلام عالم میں بزور شمشیر پھیلا؛
جسکی تردید اچھی طرح بواقعۂ ہذا سے ہوگی
نیز اہل اسلام کی جانب سے کوئی جماعت اشاعت
مذہب کے لیے انگلستان میں نہیں ہے - پھر
اسکا دلوں پر راسخ جانا اور لوگوں کو اپنا
گرویدہ بنانا بجز اعانت خدا کچھ نہیں کہہ سکتے

راقم

چمک چمک کے اگر ہی یہ اختر اسلام
ہو آسمان زرق کا نیر اعظم

بقلم

حضرت لسان الصدق ازبکی

اور ٹچھو ہوگئیں

بی چنیا بیگم کے شیدائی اپنچ علیک سلیک
بعد مزاج پرسی بر سر چیرکٹ کیے ہوش بھی ہوا ہونے
سے ہیں کہ آجتک اپنی محبت سے لطف کم خوشی
حاصل کر رہے ہو - اجی حضرت آپ کون ہیں
جو آتے ہی لڑی کڑی سنانے لگے - جان
نہ پہچان نادمان سلام کے مصداق بن
دراز کاشانۂ عالیہ میں چلے آئے - یار پہ
اسقدر تیز کیوں ہو رہے ہو - کیا مزاج کا
تھرمامیٹر انکے میں ڈگری سے تجاوز ہو
گیا ہے - آنکھ کھولیے اور راقم کو
پہچانیے - ہم کیا جانیں آپ کون ہیں خدائی
فوجدار ہیں یا طاعون کی خانہ دار - جب تک اپنا
نام و نشان و حلیہ دفتر عالیہ میں ارقام
فرمائیں [illegible] ناک کی سیدھ چپ چاپ ہو کہ
ٹہرائیے - اچھا ذرا اس طرف کو اپنا کان
بہہر کیجئے دوست آپ میں کچھ اتنی
مدت کس بل میں گھٹے ہے - یار خاں نے
دنیا کی ہوا کھانے کے لئے یہ پانی کی سیر کرتے
ہے - فرمائیے عرصہ کے بعد جو آپ تشریف لائے
ہیں - کوئی نئی خبریں نذر اشراف و بحث
پڑھانے کے لئے بھی لائے ہو کہ خشک خالی
تر بتر ہو - بھلا یہ بات بھی کہیں چھپنے لگی زمین
و آسمان ٹل جائیں لیکن پیارے رنگیلے چھیل
چھبیلے پنچ خان کا قدر دانہ ٹلے - فوراً سے پیشتر
ہاں صاف فرما کر ایک تازہ بتازہ خبر سننے کو
ہمہ تن آمادہ و مستعد ہو جائیں - ہیں ہیں
اتنی بڑی تمہید - جھٹ پٹ کہہ ڈالو - اچھا
سنئے گرم گرم مرم مرم سمجھئے - خاک سمجھے
یہ جنی زبان تمہارے حبیبوں کو مبارک - انسانی
زبان میں تکلم کیجئے - تو لیجئے ایک نوجوان
ابن رئیس کی کھیت باڑی کی کسی طوائف سے
آنکھ لڑ گئی اور مصداق "سینہ کے پار ہو گئی
برچھی نگاہ کی" - بی جان کے تیر نگاہ سے
گھایل ہو گئے - اور ایک ہی نظر میں صبر و قرار
رفو چکر ہوئے اور بی جان کی بھولی بھولی صورت
اور اون کے ناز و ادا پر ایسے فریفتہ ہوئے
کہ آٹھوں پہر انہیں کا راگ الاپنے لگے - خدا
دیا یہاں بہت کچھ تھا - بوا سفیدی کی
وساطت سے باہمی ملاقات کی ٹہری اور جام
وصل سے تشنگی ہجر مٹانے کا سامان کیا گیا
بس پھر کیا تھا آمد و رفت کے لئے روک ٹوک
نہ تھی - جوانی کی بڑھتی ہوئی امنگیں نکلنے
لگیں - اور کیا دوست ناست ادھر سے ادھر
ہو بیٹھوں کو لوٹنے لگا ایک دو ہفتہ میل جول
میں بی جان بھی اپنے چاہنے والے پر ایسی
ریجھیں کہ کھلے دل رنگ رلیاں منانے کے
لئے قرار شدن کی ٹہرائی - ایک دن موقعہ

تاکہ عاشق کو بغل میں دابے اور چھپا کر لئے پھرتا
بی جان کے اتار دیئے دیکھا کہ جیسی تھی ویسی ہی
ٹھری۔ تحصیل معاش کا جو ایک ذریعہ تھا
تھا ۔۔ میاں صاحب پر مقدمہ دائر کر دیا۔ آپ
تو بانٹنے میں گردو دل راضی تو کیا کرے قاضی
بی جان اپنے چلتے پرزے پر ایسی گرویدہ
ہو رہی تھیں۔ کہ آزادانہ بدیا ہم نے اپنی
خوشی سے یارانہ گانٹھا اور بلیک میل کی گرانی
کسی قسم کا جبر نہیں کیا گیا۔ یار خان کی شہ
ہو گئی جنے ہمارے نزدیک شوخ ستمگر
فرقہ شیطان کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور انکی
عدم وفا کے لئے کسی جلیل القدر فلاسفر کا
شعر ہذا کافی ثبوت ہے سے رفادار کہی مجھ
از بلبلان چشم مدار کہ ہر دم بر گلے دگر سرایند
کے مصداق تھیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اگر آج
کسی کے پہلو میں تو کل دوسرے کی بغل میں
ہمارے نوجوان رئیس زادوں کی آنکھوں
پر غفلت کی پٹی بندھی ہوئی ہے اور وہ
ایسے کاموں کا مآل نہیں دیکھتے کہ علاوہ
نافرمانی رب العزت کے اور کیا خرابیاں پیدا
ہوتی ہیں۔ آبا و اجداد کی گاڑھی کمائی پونجی
اوراولے چھپے چاپڑوں کی نذر کئے دیتے ہیں
عالم شباب کی مستیوں میں دیوانہ بن کر وہ
کام کرتے ہیں جسکا نتیجہ بعد میں کف حسرت
ملنا پڑتا ہے۔ نہایت افسوس ہے کہ زمانہ
حال میں امور نفسانی اور نامور کیلئے
ہزارہا روپیہ پانی پھیرا جاتا ہے۔ شرابخانے
اور رنڈیوں کے گھر آباد ہوتے ہیں نیک
کاموں اور رضائے خدا و رسول صلعم کیلئے
صرف کرنے سے گریز اختیار کیا جا رہا ہے جسکا
برا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔
کہ ہماری قوم کی حالت ردی ہو رہی ہے اگر ہم
اپنی حمیت اسلامی کو کام میں لاکر اپنی روپیہ
کو جو بری راہ میں صرف کئے جاتے ہیں قوم
کی بہبودی اور غریب بھائیوں کی پرورش
میں صرف کرتے تو آج یہ نوبت نہ آتی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم

گر دنیا کے کاموں کو دنیا کے اندر
کہ ہے زندگی جہاں چند روزہ

لقمان

ایک چلتا پھرتا ۔ از بمبئی

مظفر نگر اور آریوں کا گول گھٹالا

تمام دنیا کے آریہ سماج والے اپنی سچائی
اور نیک نیتی کی شہرت بڑے زور شور کے
ساتھ کرتے رہتے ہیں اور جگہ جگہ لیکچر دے
دے کر اپنے آپکو بڑے ایماندار اور پارسا
ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے مذہب والے یعنی
مسلمان اور عیسائی انکے نزدیک جھوٹ اور
دغاباز ہوتے ہیں۔ آریہ سماج والے دنیا بھر
کی قوموں سے معزز و ممتاز اور پاکیزہ بننے کی
میں سب سے زیادہ انکی سوسائٹی جھوٹ بولنے
پر زیادہ زور دیتی ہے کہ جھوٹ ہم لوگوں
میں نام کو نہیں۔ غیر مذہب والے ہمیشہ جھوٹ
بولتے رہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ حقیقتاً آریہ
سماج والے بے عنوانی کرتے ہیں شاید ہی کے
کہ دوسری قوم کرتی ہو۔ دنیا بھر کا جھوٹ
یہ بولتے ہیں۔ ہر ایک مذہب کو برا کہتے
ہیں۔ غرض کہ ہر طرح پر اپنے آپکو اچھا
سمجھتے ہیں۔ حال کا ذکر ہے کہ مظفر نگر کے
منیجر بینک بابو کشن لال آریہ سماج کے
گروکھنڈال جو اکثر موقعہ پر لکچر دے دیکر یہ کہا
کرتے تھے کہ ہمیں جھوٹ سے سخت نفرت ہے
بے ایمانی سے سخت جلتے ہیں۔ دنیا میں سچ
اچھی چیز ہے۔ وہی حضرات چھپے ہوئے رستم
نکلے۔ بے ایمانی بھی کی تو ایسی کہ کسر باقی
نہ رہی ۵۳ ہزار روپیہ بینک کا بغیر ڈکار
ہڑپ کر گئے اور دفتر کے کاغذات اور کل
مسلک وغیرہ دیاسلائی کے سپرد کر دئے جسٹر
وغیرہ وہیں اسٹیل سے خاک سیاہ کئے۔ تمام
رات جلتے رہے چپراسیان جو باہر لیٹے ہوئے
تھے دھوئیں کا کثرت سے نکلنا دیکھکر منیجر
صاحب سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا چیز
آپ جلا رہے ہیں۔ اسپر منیجر صاحب کا یہ جواب
تھا کہ تم لوگ اندر مت آنا ہم ایک دوا پکا رہے
ہیں۔ چپراسی اس جواب کو سنکر خاموش
ہو رہے۔ اور منیجر صاحب تھوڑی دیر کے بعد
دفتر سے باہر نکلے اور قفل لگا کر اپنے اوپر
کے مکان پر جا لیٹے۔ صبح کو منیجر صاحب کی بھائی
اور ایمانداری کا ثمرہ مل گیا۔ فوراً پولیس
کے حوالے کئے گئے۔ دو ہفتہ سے بیچارے
جیل کے اندر موجود ہیں۔ تحقیقات ہو رہی
ہے۔ مقدمہ زیر تجویز ہے۔ نتیجہ سے اطلاع
دیں گے۔

راقم

زیڈ۔ این۔ آفت از مظفر نگر

آنکھ سے کاجل نکال لیا

مسٹر پنچ بہادر۔ لیجئے آپکو ایک نیا چرتر
کا فوٹو دکھا رہا ہوں۔ ذرا آنکھ چیر کر
دیکھئے گا۔ اگر جنتری کی ضرورت ہو تو فوراً منگا
لیجئے۔ ۱۰ سال کی بارش وولٹ ہی کی ذخیرہ

برس رہی ہے۔ دھوم دھڑکا کیا۔ دار السلطنت ہند (کلکتہ) میں ایک محلہ ہے جس میں ہر قوم کے ساکن ہیں مگر زیادہ بنگالی مہاشاؤں کی بہر مار ہے۔ ایک بابو مہاشا اپنے چنچل جہات سے خوش ہیں۔ پختہ مکانات بھی ہیں کسی بات کی کمی نظر نہیں آتی۔ مگر نہیں معلوم اوس بچارے نے کس کا منہ دیکھکر اپنی شادی کی تھی کہ لڑکے اوپر پانچ لڑکیاں پیدا ہو گئیں غرض چند روز میں بلوغت کو پہنچیں۔ ذرا بابو مہاشا اپنی ذات کے پورے ہیں کرائی اور کسی ذات کا ساوی نہیں ملا۔ ع پانچوں اپنے حق کو پہنچیں یہانتک کہ بیس بیس برس کا ان سبھوں نے سن دیکھا۔ بابو مذکور نے سوچا کہ لڑکیاں جوان ہیں کوئی ہتیا نہ بیٹھے۔ ایسا پردہ لگایا کہ کوئی ذرہ جانے نہ پائے بلکہ ایک دقیانوسی بڑھا بھی نوکر رکھا کہ حرم دروازے پر چوکی دے۔ پر لوگوں کو جو ہوائے تیز رفتار نے اون بڑے جوانی ننگی پہر کیا تہا کلیجے میں خار کھٹکنے لگے۔ کہ کیسے اوس باغ کچ بہار تک اپنا گذر ہوگا۔ جوں توں دن کاٹ رہے تھے مگر دلالہ ری بڑھیا آفت کی پڑیا کٹنیوں نے بھی بڑے بڑوں کے کان کاٹ لیے۔ یاروں کی بیقراری پر اپنی مکاری دکھلا ہی تو دی۔ یاروں نے ایک داؤ لے کر بتایا۔ عورت سے عورت کا پردہ نہیں۔ دلالہ نے ایسا منگ تیل لگایا کر سودا کر دیا پانچوں میں سے ایک کو یاروں کے ہتھے چڑھا ہی دیا۔ سنا گیا ہے کہ قریب ہزار روپیہ معہ زیورات وغیرہ کے اوس نوخیز نے لیکر یاروں کا پہلو گرم کیا۔ بابو مہاشا گھر ہی میں سٹ پٹا رہ گئے۔ شور و غل کریں تو ذات میں بٹہ لگے یاروں کی خوش نصیبی ہے۔ ایسے دربار میں رسائی ہوئی کہ اپنے فیض کو پہنچ گئے۔ ذات ڈھونڈ ڈھونڈتے کذات کی نوبت آئی اب بھی ذات کا خیال ہو۔

راقم — سعادت علیخان از کلکتہ

پولیٹکل نظم

ہے ہند پائمال	کرزن کا ہے کمال
تبت کے تئیں قتال	باقی رہا نہ حال
بیجا ہے یہ سوال شہ	ہے روس پر زوال
جاپان ہے خوشحال	ہر طفل باکمال
کہتا ہے شاہ ڈال	رشیا پہ تو وبال
ایشیا تلک کا جال	رشین ہیں پائمال
باہم ہیں قیل و قال	ہے صلح کا سوال
مرتے ہیں نونہال	اللہ حسن کو ٹال
باہم ہوئے جدال	ہے چرچ پر زوال
فادر ہیں بے مال	والی ہوئے بحال
ہو روس میں پڑ مال	پیروں کا کیا خیال
جاتا ہے مفت مال	کہتا ہے شاہ حال
اسکو نہیں خیال	بربادی ہے زوال
از شین تا بہ چان	اور رستے ہے باکمال
ہے آئے بار ہائے	اھد میں عقل وبال

قدرت کی بھول

اللہ میاں بھی ایک پرانے جہاندیدہ ہو کر بھول گئے۔ حضرت نسیان کچھ ایسے ویسے نہیں جو دنیا ہی میں رہیں اللہ میاں تک انکی رسائی ہے۔ شہر کلکتہ محلہ گینڈا تالاب میں ایک ہندوستانی آدمی کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ عجب قدرت کی بھول ہے کہ سب جسم تو درست ہے لیکن خصیتین عضو تناسل ہی نہیں۔ جس سے وہ بچارہ زمانے کا رنگ دیکھے۔ دو خصیے موجود ہیں بجائے ... کے ایک ہی جگہہ دو سوراخ نیچے اوپر ہیں جس سے ہر دم پیشاب ٹپکتا رہتا ہے۔ لڑکا موٹا تازہ بشاش دکھا جاتا ہے۔

شہر میں خشکی تری مساوی ہے۔ فی الحال تو کوئی شکایت نہیں سنی جاتی لیکن ان دنوں یہاں کے بڑے ہی گہرے کر چھپے اندر چرتے ہوئے ہیں۔ حال میں جناب ابراہیم داسمعیل سیٹھ و حاجی سیٹھ جو بہت بڑے کاروبار والے تاجر ہیں اون کے گھروں میں قریب ۷۰ ہزار روپیہ کے زیورات کے چوری ہوئی ہے زیورات طلائی تھے جس میں ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ دار السلطنت میں اشتہار چھپوا دیا گیا ہے کہ جو کوئی مال مسروقہ کا پتہ لگاویگا۔ یا چور گرفتار کرا دیگا۔ اوسکو ۵۰۰ روپیہ نقد انعام ملیگا۔

راقم
سعادت علیخان از کلکتہ

دولت علیہ کی طرف سے فرمان صادر ہوا ہے کہ تکمیل سلسلہ داخلی ولایت شام کی کانوں کی آمدنی حجاز ریلوے کے نذر کر دیجائے۔

ولایت رومیلیہ میں مردم شماری قریب اختتام ہے۔ اور اکثر علاقوں میں زمینداروں سے محاصل اراضی کم کر دیئے گئے ہیں۔

زینت شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور نالائقی خضاب کی شکایتوں سے مایہ دولت سخت ناک میں دم آگیا تھا۔ کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ اور کسی کو یہ شکایت کہ اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائیں۔ تو ڈاڑھی شریف پر ایسی خاک اوڑنے لگتی ہے جیسے کسیکے چہرہ پر دقیانوسی رنڈیوں کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بو بھی نمبر اول کی ہے۔ بال تو کالے ہوجاتے ہیں مگر دل بھی جل کے کالا کوئلہ ہوجاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے مایہ دولت کے دماغ کو بٹھا دیا تھا۔ آخر گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ خدا کے فضل سے ہمکو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی۔ ہمارے نزدیک جھوٹی تعریفیں حیض بچوں اور نطفہ حراموں کا کام ہے سارا زمانہ جانتا ہے کہ لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاءاللہ تعالے بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا ناظرین کے اطمینان کے لئے اتنا لکھ دینا کافی ہوگا۔ کہ ہمارے خضاب نمبرا کی بدبو بہت [illegible] ہو گئی ہے۔ اور پھر خوبی یہ [illegible] سے [illegible] شیشی ایک [illegible] کی۔ اور قیمت [illegible] نمونہ [illegible]

المشتہر [illegible]

جاسوسوں کی رپورٹیں

واشنگٹن کی موصول شدہ ایک تازہ تار برقی مظہر ہے کہ ایم ساٹو کا بیان ہے کہ اب تک موجودہ جنگ سے جاپان کو ایک کروڑ ملین پونڈ خرچ کرنے پڑے ہیں لیکن یہ عام رواج ہے کہ تاوان جنگ طلب کرتے وقت اصلی مصارف سے تجاوز کیا جاتا ہے

ٹوکیو میں صلح کے متعلق سلسلہ خط و کتابت کی کامیابی پر شک کیا جاتا ہے کیونکہ سینٹ پیٹرزبرگ میں جس غرور آمیز اور تکبرانہ کارروائیوں سے کام لیا جارہا ہے اوس سے جاپانیوں کو سخت غصہ پیدا ہو رہا ہے

رائٹر ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ ۳۱ جولائی گذشتہ کو سخالین کے روسی حکام اور سپاہ نے جاپانیوں کی اتباع قبول کی اوسوقت سخالین میں روسی گورنر (۷۰) افسر اور ۳۲۰۰ سپاہی تھے۔

باضابطہ طور پر خبر دی گئی ہے کہ مقام نوورسک واقع کوہ قاف کے ہڑتال مچانے والوں نے روسی کاسک سپاہ کے رسالے پر گولیاں چلائیں۔ اونمیں ۳۰ مفسد ہلاک اور ۳۲ زخمی ہوئے۔

سفیر جاپان متعینہ [illegible] کے نام مانچوریا کے جاپانی سپہ سالار کی جانب سے تازہ رپورٹ موصول ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۸ تاریخ کی دوپہر کو جاپانی سپاہ نے مقام [illegible] کی جنوب میں دشمن پر حملہ کر کے [illegible] دستے کو پسپا کر دیا۔ اور ۲ میدانی توپوں کے علاوہ آلات حرب [illegible] اور بہت سا [illegible]

۳۰ تاریخ کو ایک روسی وکیل [illegible] مقام [illegible] میں آیا اور ہمارے وکیل کے ساتھ گفتگو کی۔ [illegible] جنرل کو [illegible] کے مطابق [illegible] ۶۲ افسر اور ۲۲۰۰ سپاہ نے اطاعت قبول کی اور قید کر لئے گئے۔

مقام پورٹسمتھ میں [illegible] کے ساتھ تسلیم کیا جارہا ہے کہ موجودہ صلح کی کانفرنس کا سلسلہ خط و کتابت کوئی خاطرخواہ نتیجہ نہیں پیدا کریگا۔ بلکہ سلسلہ تاوان جنگ برپا ہونے کے باعث صلح قائم نہوسکیگی۔ کیونکہ روسی کسی قسم کا تاوان عوض اور [illegible] دینے کو پسند نہ کریں گے۔

نیو [illegible] میں [illegible] اپنے منحوس قدم بڑی تیزی سے بڑھا رہا ہے۔ اب تک کل ۹۰۹ واردات ہیں اور ۱۲۳ اموات ہو چکی ہیں۔ مرنے والوں میں آرک بشپ شاپلین بھی شامل ہیں۔

[illegible] اگست کو [illegible] جاپانی وکیل صلح نے [illegible] روسی وکیل صلح کو آج جاپانی شرائط صلح قلمبند کر کے پیش کر دئے روسی وکیل صلح اس مسئلہ پر کامل طور پر غور و خوض کریں گے۔ اور حتی الامکان اسکا تحریری جواب دیں گے۔

۱۱ اگست (صبح ۸ بجے) مقام پورٹسمتھ سے تازہ تار موصول ہوا ہے جو مظہر ہے کہ جاپان کا سوال دربارہ وصول اخراجات جنگ جسکی مقررہ رقم آئندہ ظاہر کی جاوے [illegible] سخالین کا [illegible] جاپان کو [illegible] جاپان کے مطالبات میں [illegible] شرائط صلح میں تاوان

جنگ کا لفظ نکال دیا گیا ہے۔

مسٹر لی سسٹن جج پورینہ فلسانیج مین اپیل دائر کرین گے۔

بابو گوپال چندر سب انسپکٹر پولیس گوالی پر الزام ہے کہ ایک نیک خاتون کا پردہ عصمت چاک کر ڈالا۔

کلکتہ مین غلام بہادر کے قتل کے متعلق مجرمان کی گرفتاری کے لئے ۵ ہزار کا انعام دینا مشتہر کیا گیا ہے۔

دہلی اور ایران کا سلسلہ تار برقی آئندہ موسم سرما مین کراچی تک توسیع کیا جائیگا۔

بمبئی جیل کے جس قیدی نے فرنگی جیلر پر چھرے سے قاتلانہ حملہ کیا ۱۰ ماہ قید ہوئی۔

سیستان کی کمیشن حد بندی پر خزانہ ہند کا ۳۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

مراد آباد کے اخبارات مین نواب صاحب رامپور کے خلاف شرمناک الزامات شائع ہو رہے ہین۔

کلکتہ کے ایک مارواڑی کے کچھ جواہرات گم ہو گئے تھے۔ چور کانپور مین گرفتار ہو گیا۔ مگر اوسنے پولیس سے گٹھ کر اپنے آپ کو بری کر لیا۔ جب مارواڑی گمشدہ اسباب کی شناخت کے لئے کانپور مین بلایا گیا۔ تو پولیس نے اوسکو اس بات آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اصل جواہر کے بجائے۔ دوسرے شخص کے جواہر کو شناخت کرے پولیس کی اس کارروائی سے ایک بیگناہ کو سزا ہو گئی۔

لاہور مین زراعتی تعلیم کے لئے شام کی جماعتین ۱۵ ستمبر سے کھولی جائین گی۔

بمبئی مین حضور پرنس آف ویلز کی تیاریون پر ۱۰ لاکھ صرف کیا گیا۔

ٹون ہال شملہ مین ۲۰ تاریخ کو فرائیسن کا ایک خیراتی جلسہ ہونے والا تھا۔

صاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ کے ہان ۱۰۰ ہزار کی چوری ہوئی۔

مدراس مین سخت قحط کی آمد ہے خیراتی کام شروع ہو گیا۔

تقسیم بنگالہ کی تفصیلات کی کارروائی مسٹر لیلس کے سپرد ہے۔

علی گڑھ مین نواب فیاض علی خان نے حضور لاٹ صاحب کو ناشتہ کی دعوت دی

مسلمانان فریدپور مین تقسیم بنگالہ کی تائید مین جلسہ کیا۔

بارہ تی پور مین ایک راجہ زمیندار کو اوسکے نوکر نے بندوق سے ہلاک کر ڈالا جنکا بیاہ ایک ماہ کا عرصہ ہوا رچا تھا۔ اور بعد ازان عروس بھی اوسی کی ہمراہی اختیار کی۔

۱۱ جولائی کے حادثہ تصادم کے لئے بھکر کے سٹیشن ماسٹر پر ۲۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

کلکتہ مین آئندہ نیلام سرکاری افیون ۵ ستمبر کو ہوگا۔ ۳۰۰۰ پیٹیان ہون گی۔

علاقہ گجرات مین تباہی طوفان سے ۱۰ لاکھ کا نقصان ہوا۔

جسٹ پور کلکتہ مین ۱۶ ہزار کی چوری ہوئی۔ سراغ پر ۲۰۰۰ کا انعام ملیگا۔

ہائیکورٹ کلکتہ مین بی۔ اے۔ معلم پر ۱۵۰۰ جرمانہ ہوا۔ وعدہ وصال کر کے کنی کاٹ گئے۔

کلکتہ جیل کے ڈاکٹر روپ نرائن کو ۲ ماہ قید سخت کی سزا اس جرم مین ہوئی کہ ایک قیدی کے ۸۹ روپے چرا لئے تھے۔

میان حاکم ڈپٹی انسپکٹر پولیس پٹواری پر سنگین الزامات کی عرضی دی تھی۔ جسکا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین۔ تحقیقات جاری ہے۔

مشہور پادری عماد الدین جو اسلام مقدس کا سخت مخالف تھا جس نے اسلام کی مخالفت مین متعدد رسالے لکھے۔ اور سادہ لوح مسلمانون کے دین بگاڑنے یا کم از کم عقاید مین خلل ڈالنے کی حد سے زیادہ کوشش کرتا رہا۔ واقعہ ۱۲ اگست کو جامع مسجد شاہی لاہور مین سے ایک نوجوان خوانندہ عیسائی کے برضا و رغبت مشرف باسلام ہوا۔ جسکا نام نقیب الدین ہے۔ اوسی دن ایک ہندو لڑکا بھی مسلمان ہونے کو حاضر ہوا تھا۔ لیکن اوسکی کم عمری نے مسلمان کرنے سے مجبور کر دیا۔ اور اوسکو واپس کر دیا گیا۔

ضلع ٹینام سدرم کے کمشنر مسٹر ہائتن کے خلاف ایک دیسی نے زد و کوب کرنے کی نالش کی تھی۔ اس مقدمہ کی تحقیقات کے وقت مسٹر ہائتن نے دیسی سے معذرت چاہی لہذا مقدمہ واپس لیا گیا۔ مسٹر ہائتن نے (۱۰۰) روپیہ مذہبی چندہ مین دیا۔

کاکیز گاؤن واقع بنگالہ کے دو سنیون کے خلاف دو شیعون کو اپنے مذہب مین داخل کر کے انہین خلاف قانون روک رکھنے کے جرم مین فریاد کی گئی تھی۔ مقدمہ بارکپور مین مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش تھا۔ لیکن صاحب مجسٹریٹ نے سنیون کو بعد کافی چھان بین کے رہا کر دیا۔

۲۲ وین لانسرز پلٹن کے سات سپاہیون کو مقام لورالائی (بلوچستان) مین باؤلے کتے نے کاٹا ہے۔ علاج کے لئے کسولی کے پاسٹور انسٹیٹیوٹ مین روانہ کئے گئے ہین۔

Doan's Medicines.

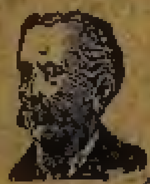
ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک میں جدید پہنچنے کے باعث پبلک کو انکے فوائد سے مطلع کرنا ضروری ہے پہلے اس امر کا ظاہر کرنا ہم ضروری تصور کرتے ہیں کہ جیمس ڈون کے نام سے تین متفرق دوائیں مشہور ہیں۔ جن میں (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ (۳) ڈون کا مرہم ابتدا میں ہم ڈون کی حبوب ہاضمہ سے جو عمدہ اشتہا پیدا ہوتی ہے اوسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہیں۔

(۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ

مذکورہ بالا گولیاں چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں۔ اور جگر، معدہ اور انتڑوں کے امراض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ جگر کو تقویت ملنے کے باعث خون تمام رگوں میں آسانی سے دوڑتا ہے۔ معدہ کا عمل بھی زور میں جاری ہوتا ہے۔ اور کل غلاظت انتڑوں سے صاف ہو کر نکل جاتی ہے۔ اور کل جسم صاف اور سبک ہو جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا دو تین گولیوں کو شب کے وقت استعمال کرنے سے صبح کو صاف دست آجاتا ہے۔ بدن کو صحت و دماغ کو فرحت۔ اور تندرستی حاصل ہوتی ہے مذکورہ بالا گولیاں متصل طور پر استعمال میں لانے سے دائمی قبض، درد سر۔ اور ضعف و نقاہت ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتی ہیں۔ اور قوت ہاضمہ کے ساتھ خون صاف ہو کر بدن میں قوت اور توانائی آتی ہے۔ تندرست جگر اور معدہ میں ایک مرتبہ کبھی دست آنا ہی بہتر ہے۔ طاعون ہیضہ وغیرہ تمام بیماریوں سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے تجربہ سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ ضعیف اور کم طاقت اشخاص مذکورہ بالا امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

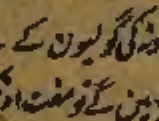
اگر کوئی بچہ یا بڑے سب سفید اور کارآمد مذکورہ بالا ڈون صاحب کی گولیاں ہیں جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں۔ خاص مذکورہ بالا وجوہات کے باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ اس ملک میں اکسیر اعظم ثابت ہونگی کیونکہ اور جلاب کی طرح بدمزہ نہیں ہیں اور دیگر ادویات کی طرح ان میں کسیلا پن نہیں ہے۔ ہر ایک مریض آسانی سے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔



آخر میں مذکورہ بالا دواساز کا ان گولیوں کی قیمت کم رکھنے کیلئے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ سستی ہونے کے باعث ادنےٰ غریب بھی اسکا استعمال کر سکتا ہے

جیسے کہا گیا ہے کہ حبوب ہاضمہ فی الحال تین طرح کی شیشیوں میں آگئی ہیں جنکی قیمت درجہ بدرجہ [illegible] فی شیشی ہے اگر شیشی کے بیرونی حصہ سے لیبل پر جیمس ڈون کی تصویر نہ ہوگی تو دوا کے اصل ہونے میں شک رہیگا۔ اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیوں کے لئے پی ۔ او ۔ بکس نمبر ۲۰۳ بمبئی کے پتہ سے لکھینگے تو مفت اونکے نام نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ



مذکورہ بالا گولیاں درد گردہ اور نقرس کے لئے بھی ہیں۔ جن اطبا اور ڈاکٹروں نے ان گولیوں کا استعمال مرض مذکورہ بالا کے مریضوں پر کیا ہے وہ خود انکی تعریف کرتے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ انکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور گردہ کے علاوہ نقرس کے متعلق کل شکایتوں کو دفع کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں گٹھیا۔ امراض مثانہ وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ پیشاب کا رک رک کر آنا مثانہ میں درد ہونا بند کا نہ آنا ضعف اور فساد خون کے باعث جو کمر درد امراض پیدا ہوتے ہیں ان سب کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتا ہے۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت دو روپیہ ہے۔ اور اصل دوائی وہی ہے جسکے لیبل پر ڈون صاحب کی تصویر چھپی ہوئی ہوگی اور درخت کا ایک پتہ ہوگا۔

(۳) ڈون کا مرہم



یہ مرہم کھجلی خارش پھوڑا پھنسی بواسیر ناسور وغیرہ اکثر فساد خون کے امراض اور جلدی و درد والوں کیلئے مفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ بوٹی سے بنایا گیا ہے اور کل اقسام کے زخم بہر صورت میں اعلیٰ درجہ کا فائدہ بخش ہے۔ انگریزی یورپ میں اسکی خوبیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ہر ایک بکس پر مذکورہ بالا جیمس ڈون کی تصویر چھپی ہوتی ہے۔ اگر مذکورہ بالا تینوں ادویات کی خوبی اور عمدگی سے کوئی شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے تو تینوں ادویات کا بالخاص استعمال کرے۔